بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ + عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | جمعرات ۲۳ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ۲۰ تبوک ۱۳۶۲ ہش ۲۰ ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۱۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ ستمبر / تبوک۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"متلی اور ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے"

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

انسان کی ساری خوشیوں کی انتہا یہ ہے کہ وہ سارا خدا کا ہو جائے

جب انسان خدا تعالیٰ سے دور ہٹتا ہے تو اس کے قلب پر تاریکی مسلط ہو جاتی ہے

"انسان خدا ہی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لیے اس کی ساری خوشیوں کی انتہا، ساری راحتوں کی غایت اسی میں ہو سکتی ہے کہ وہ سارے کا سارا خدا ہی کا ہو جاوے اور جو تعلق الوہیت اور عبودیت میں ہونا چاہیئے یا یوں کہو کہ ہے جب تک انسان (اس تعلق کو) مستحکم نہیں کرتا اور اسے حیز فعل میں نہیں لاتا وہ سچی خوشحالی کو پا نہیں سکتا۔ انبیاء علیہم السلام کے آنے کی یہی غرض ہوتی ہے اور وہ اس اہم مقصد کو لیکر آتے ہیں کہ وہ انسان کو یہ گمشدہ متاع واپس دینا چاہتے ہیں جو عبودیت اور الوہیت کے درمیان رشتہ کی ہوتی ہے۔ مگر جب انسان خدا سے دور ہٹ جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو اس محبت کی زنجیر سے الگ کر لیتا ہے جو خدا اور بندہ کے درمیان ہونی چاہیئے۔ اور یہ فعل انسان کا ہوتا ہے تو وہ (خدا) بھی اس سے دور ہٹتا ہے۔ اور اسی بُعد کے لحاظ سے انسانی قلب پر تاریکی کا ظہور ہوتا ہے اور جس طرح آفتاب کی طرف سے دروازہ بند کرنے پر ظلمت اور تاریکی سے کمرہ بھر جاتا ہے اسی طرح پر خدا سے منہ پھیرنے سے اندرونۂ انسانی ظلمت سے بھرنے لگتا ہے۔ اور جوں جوں وہ دور ہوتا جاتا ہے ظلمت بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی ظلمت ہے جو جہنم کہلاتی ہے۔ کیونکہ اس سے ایک عذاب پیدا ہوتا ہے۔ اب اس عذاب سے اگر بچنے کے لیے وہ یہ سعی کرتا ہے کہ اُن اسباب کو جو خدا تعالیٰ سے بُعد اور دوری کا موجب ہوئے ہیں چھوڑ دیتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے رجوع کرتا ہے اور جیسے کھڑکیوں کے کھول دینے سے گئی ہوئی روشنی واپس آکر تاریکی کو دور کر دیتی ہے اسی طرح پر سعادت کا نور جو جاتا رہا تھا وہ اس انسان کو جو رجوع کرتا ہے پھر دیا جاتا ہے اور وہ اس سے پورا مستفید ہونے لگتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۳-۲۴)

تمام قرآنی نصائح کی کلید اور قوت اور مغز دعا ہے

"یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کے تیس سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ اُن میں سے وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اُس پر پورا عمل درآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۳، صفحہ ۱۹۴)

خلق اللہ کیلئے نفع رساں وجود بن جاؤ

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"عبادت کی فروع میں یہ بھی ہے کہ تم اس شخص سے بھی جو تم سے دشمنی رکھتا ہو ایسی ہی محبت کرو جس طرح اپنے آپ سے اور اپنے بچوں سے کرتے ہو۔ اور یہ کہ تم دوسروں کی لغزشوں سے درگذر کرنے والے اور ان کی خطاؤں سے چشم پوشی کرنے والے بنو اور نیک دل اور پاک نفس ہو کر پرہیزگاروں والی صاف اور پاکیزہ زندگی گذارو اور تم بری عادتوں سے پاک ہو کر باوفا اور باصفا زندگی بسر کرو۔ اور یہ کہ خلق اللہ کے لئے بلا تکلف و تصنع بعض نباتات کی مانند نفع رساں وجود بن جاؤ۔ اور یہ کہ تم اپنے گھر سے اپنے کسی چھوٹے بھائی کو دکھ نہ دو اور نہ کسی بات سے اس کے دل کو زخمی کرو۔ بلکہ تم پر واجب ہے کہ اپنے ناراض بھائی کو خاک نرمی سے جواب دو اور اسے مخاطب کرتے ہیں اس کی تحقیر نہ کرو اور مرنے سے پہلے مر جاؤ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور جو کوئی ملنے کے لئے تمہارے پاس آئے اس کی عزت کرو خواہ وہ پرانے پوسیدہ کپڑوں میں ہو نہ کہ نئے جوڑوں اور عمدہ لباس میں اور تم ہر شخص کو السلام علیکم کہو خواہ تم اسے پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو۔ اور لوگوں کی غمخواری کے لئے ہر دم تیار کھڑے رہو۔"

(ترجمہ از عربی عبارت اعجاز المسیح۔ ۱۶۵)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

پبلشر: مسعود احمد، طابع سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت روزنامہ الفضل۔ دارالرحمت غربی ربوہ: قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۳ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ
۲۰ تبوک ۱۳۶۳ ہش

نماز کی حیرت انگیز تاثیرات سے متمتع ہونے کا طریق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کا بار بار حکم دے کر نماز باجماعت کی بالالتزام ادائیگی پر بہت زور دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے موحد بندوں کو ہر قسم کی برائیوں اور بے حیائیوں سے محفوظ کر کے انہیں اللہ تعالیٰ تک پہنچانے اور اس کے ساتھ براہ راست تعلق قائم کرنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں خود فرماتا ہے:۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝ (العنکبوت آیت ۴۶)

اور نماز کو اس کی سب شرائط کے ساتھ ادا کر۔ یقیناً نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد یقیناً (اور سب کاموں سے کہیں) بڑھ کر ہے۔ اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے

نماز کی اس عظیم الشان برکت اور انقلاب انگیز تاثیر کے باوجود بعض لوگ نماز کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ ادا نہیں کرتے اور نماز ادا کرنے کے باوجود نماز کی اصل حقیقت سے غافل رہتے ہیں۔ ایسے غافل لوگ نماز کی عظیم الشان برکات اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے تو محروم رہتے ہی ہیں۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کے بھی مورد بنتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے غفلت شعار نمازیوں کو ہلاکت کی وعید سے ڈرایا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۝

(الماعون آیات ۵ تا ۷)

اور ان نمازیوں کے لئے بھی ہلاکت ہے جو (نماز پڑھنے کے باوجود) اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں اور وہ لوگ جو صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ نماز کی اصل حقیقت سے آگاہ ہو کر اسے پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے تاکہ انسان نماز ادا کرنے کے باوجود خدا تعالیٰ کی نگاہ میں غافل شمار نہ ہو سکے۔ دکھاوے کی نماز تو نماز کہلانے کی مستحق ہوتی ہی نہیں اور خدا کے غضب کو بھڑکانے کا موجب بنتی ہے۔ ویسے بھی اگر نماز کی اصل حقیقت کو سمجھ کر اس کو پوری شرائط کے ساتھ ادا نہ کیا جائے تو انسان اس کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات سے متمتع ہونے سے محروم رہتا ہے اور اس کے لئے بری اور ناپسندیدہ باتوں سے بچنا ممکن نہیں رہتا۔ پوری شرائط کے ساتھ نماز نہ ادا کرنے والے بھی اپنی نمازوں کے بارے میں غفلت کا شکار رہتے ہیں اور بجز خسارہ کے ان کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ اس لئے نماز کی حقیقت سے آگاہ ہو کر اسے پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا بہت ضروری ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

مولانا محمد صدیق امرتسری کی یاد میں

آہ کس کی یاد میں ہر احمدی ہے سوگوار
کس کے غم میں سب کی آنکھیں ہو گئی ہیں اشکبار

مولوی صدیق، فاضل، متقی، نیکو شعار
چل دیئے سوئے جناں از حکم ربِّ کردگار

سر بسر حسنِ عمل سرمایۂ مہر و وفا
جملہ اوصافِ حمیدہ کے تھے وہ آئینہ دار

وقف تھے وہ فی سبیل اللہ مردِ حق شناس
راہِ الفت میں سدا اُن کا قدم تھا استوار

عندلیبِ خوشنوائے باغِ مامورِ زماں
شاعرِ شیریں بیاں، بزمِ سخن کے افتخار

نکتہ سنج و نکتہ داں، باریک بیں نکتہ نواز
کلکِ عنبر بار سے اُن کی فضا تھی مشکبار

وہ جہاں استاذِ فنِ شاعری میں طاق تھے
نثر میں تحریر اُن کی ہوتی تھی اک شاہکار

شہسوارِ رزم و بزم و عاملِ شرعِ متیں
طالبِ خوشنودیٔ ربِّ جہاں پروردگار

ہوں بلند درجات اُن کے ہے یہی دل سے دعا
اور حاصل ہو انہیں قربِ رسولِ کامگار

"کاروبارِ صادقاں ہرگز نماند ناتمام"
احمدیت کا شجر لاتا رہے گا برگ و بار

ہے محافظ احمدیت کا وہ حیٌّ لایموت
خود کھڑا کرتا رہے گا ایسے بندے بیشمار

شاعرانِ احمدیت سب کے سب ہیں بالخصوص
ان کے جانے پر ہوئے غمگیں حزیں و سوگوار

شاعری کے فن میں وہ استاد اس عاجز کے تھے
اُن کی رحلت پر نہ ہو کیوں غمزدہ و دلفگار

(سید ادریس احمد عامر کرمانی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیّد الکونین صلّی اللہ علیہ وسلّم کا

زندہ معجزہ

(قسط 1)

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ)

"سبحان اللہ وہ کیا نور تھا جس پر آج سے تیرہ سو برس پہلے قبل از وقت ظاہر کیا گیا کہ ..... وَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنی کی سواری موقوف ہو جائے گی۔ پس کوئی ان پر سوار ہو کر اُن کو نہیں دوڑائے گا اور ریل کی طرف اشارہ تھا کہ اس کے نکلنے سے اونٹوں کو دوڑانے کی حاجت نہیں رہے گی اور اونٹ کو اس لیے ذکر کیا کہ عرب کی سواریوں میں سے بڑی سواری اونٹ ہی ہے۔ جس پر وہ اپنے مختصر گھر کا تمام اسباب رکھ کر پھر سوار بھی ہو سکتے ہیں ..... پس حاصل مطلب یہ تھا کہ اُس زمانہ میں ایسی سواری نکلے گی کہ اونٹ پر بھی غالب آجائے گی جیسا کہ دیکھتے ہو کہ ریل کے نکلنے سے قریباً وہ تمام کام جو اونٹ کرتے تھے اب ریلیں کر رہی ہیں پس اس سے زیادہ صاف اور منکشف اور کیا پیشگوئی ہوگی۔ چنانچہ اس زمانہ کی قرآن شریف نے بھی خبر دی ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ یعنی آخری زمانہ وہ ہے کہ جب اونٹنی بیکار ہو جائے گی اور وہ حدیث اور یہ آیت ایک ہی خبر دے رہی ہے۔"

(شہادت القرآن، صفحہ ۱۳۔ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

دینِ حق کے عالمی غلبہ کے لیے ضروری تھا کہ مختلف ممالک کے باشندوں کے لیے سفر کو جلد طے کرنے کے لیے فوق العادت اسباب میسر آجائیں، سفر کی ناقابل برداشت مشقتیں ختم ہوں اور ساری دنیا گویا ایک ہی شہر کی حیثیت اختیار کر جائے۔ اسی حکمت کے پیش نظر قرآن وحدیث میں آخری زمانہ کی سائنسی ترقیات اور خصوصاً اس دور کی تیز رفتار سواریوں کی پیشگوئیاں کی گئیں۔ جن کی طرف حضرت مسیح موعود ومہدی موعود نے اپنی کتب اور ملفوظات میں بڑی کثرت اور وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی اور اسے قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا زندہ نشان قرار دیا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے اس علم کلام کو حضرت مصلح موعود نے تفسیر کبیر کی آخری جلدوں میں بالخصوص نہایت شرح وبسط کے ساتھ واضح فرمایا ہے۔

عہدِ حاضر کے مصری علماء میں سے سب سے پہلے جس عالم دین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعجازی نشان کی اشاعت کی طرف خصوصی توجہ پیدا ہوئی وہ علامہ ابوالفیض احمد بن محمد الصدیق الغماری الحسنی تھے۔ الغمارہ مغرب اقصیٰ کے بربری قبیلہ کا نام ہے جو حضرت موسیٰ بن نصیر کی فتح کے بعد حلقہ بگوشِ اسلام ہوا۔

علامہ غماری نے اس سلسلہ میں ایک مفصل کتاب شائع کی ہے جس میں ان احادیثِ نبویہ کی نشان دہی کی جن میں موجودہ دور کی ایجادات کی خبر دی گئی تھی یہ کتاب مکتبہ قاہرہ میں "مطابقۃ الاختراعات العصریۃ لما اخبر بہ خیر البریۃ" کے نام سے شائع کی جس کا چوتھا ایڈیشن (۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹۶۸ء) اس وقت میرے سامنے ہے جو مجھے چند سال قبل پشاور کے ایک گمنام سے کتب خانہ سے دستیاب ہوا تھا۔

اس کتاب کا نہایت دلنشین اور بامحاورہ اردو ترجمہ مولانا ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی نے نہایت قابلیت اور عرق ریزی سے فرما دیا ہے جو "حامد اینڈ کمپنی اردو بازار لاہور" کیطرف سے زیر عنوان "اسلام اور عصری ایجادات" طبع ہو کر منظر عام پر بھی آچکا ہے

ذیل میں اس ترجمہ کا صرف ایک ابتدائی حصہ جو ریل گاڑی وغیرہ سواریوں سے متعلق ہے، ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ علامہ غماری تحریر فرماتے ہیں کہ

"ان واقعات میں سے جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم عنقریب ان کو دیکھیں گے۔ ریل گاڑی (۱۸۱۴ء میں برطانوی باشندے سٹیفن سن نے ایجاد کی) ٹرام، موٹر کار (۱۸۸۶ء میں مسٹر ڈیمرل نے ایجاد کی) اور اس جیسی دیگر چیزیں ہیں۔ ان کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت کے ساتھ خبر دی ہے اور قرآن کریم واحادیث نبویہ میں واضح اشارہ بھی وارد ہوا ہے۔ قرآن پاک کی تین آیتیں پیش کی جاتی ہیں:۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ (پ ۲۳ سورہ یٰسین آیت ۴۱ تا ۴۴)

اور ان کے لیے ایک نشانی یہ ہے کہ انہیں ان کے بزرگوں کی پیٹھ میں ہم نے (سامان وغیرہ سے) بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔ اور ان کے لیے ویسی ہی چیزیں بنا دیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔

یعنی بھری ہوئی کشتی جیسی اور وہ سواریاں بنا دیں جن پر وہ خشکی میں چلتے ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ چیز جو اپنے حجم اور زیادہ سامان کے اٹھانے میں بھری ہوئی کشتی کی طرح ہے وہ ریل گاڑی، بسیں اور ٹرک وغیرہ ہیں جو کہ بہت سی سواریوں کو مع ان کے سامان کے اٹھاتی ہیں اور ایسے چلتی ہیں گویا کہ بلند اور اونچے پہاڑ گزر رہے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے سمندر میں چلنے والی کشتیوں کو اونچے اور بلند پہاڑوں سے تشبیہ دی ہے۔ اسی طرح ریل گاڑی وغیرہ۔ بلکہ یہ تو ان بھری ہوئی کشتیوں کے زیادہ مشابہ ہیں جو سمندروں میں چلتی ہیں۔ اس اعتبار سے وہ مفسرین کرام جنہوں نے آیۃ کریمہ میں مثل کی تفسیر اونٹ سے کی، معذور تھے کیوں کہ انہوں نے اپنے زمانے میں کوئی ایسی چیز نہ پائی جو مسافروں اور سامان کو اٹھانے میں کشتی کی طرح ہو۔ لہٰذا وہ مجبور ہو گئے کہ اس آیت کو اونٹ پر محمول کریں۔ اگرچہ ان کا یہ معنی مُراد لینا اب درست معلوم نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ کشتی میں تو بہت سے لوگ مع سامان سوار ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ تجارتی مال اور اسلحہ وغیرہ بھی ہوتا ہے اور یہ بھی اس زمانے کی بات ہے۔ موجودہ دور میں تو ایک کشتی میں سینکڑوں افراد سفر کرتے ہیں۔ بحری جہازوں میں ہزاروں افراد اور کئی ٹن مال تجارت بھی ہوتا ہے پھر ان کے زمانے میں یہ بحری جہاز اور کشتیاں مع اتنے بوجھ کے بھی سمندر میں بہت تیز چلتی تھیں جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ

(پ ۲۷ سورہ الرحمٰن آیت ۲۴)

اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں جو اٹھی ہوئی ہیں جیسے پہاڑ۔

اور یہ تمام چیزیں اونٹ کے اوصاف کے بالکل مخالف ہیں۔ کیونکہ اونٹ انتہائی سُست رفتاری سے چلتا ہے اور اس کے سامان اٹھانے کو کشتی کے سامان اٹھانے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا بلکہ ایک کشتی میں تو اتنا سامان آتا ہے جتنا سو اونٹ اٹھائیں گے لہٰذا آیت کی تفسیر اونٹ سے کیسے کی جا سکتی ہے وہ تفسیر قطعاً ناقابلِ قبول ہے۔

اب وہ چیز جو فلک مشحون (بھری ہوئی کشتی) کے ساتھ، سامان اٹھانے میں اور خشکی میں تیز چلنے میں پوری پوری مماثلت اور مشابہت رکھتی ہے، ریل گاڑی اور اس جیسی دوسری سواریاں ہیں لہٰذا آیت کریمہ میں یقیناً یہی مُراد ہیں۔

حضرت ابن عباس، حسن اور ضحاک رضی اللہ عنہم نے اسی آیت کے بارے میں تفسیراً فرمایا کہ

وخلقنا لهم سفنا امثال تلك السفن يركبونها۔

ان کشتیوں کی مثل کشتیاں بنا دیں۔ جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔ (تفسیر نحاس نے کہا کہ یہ ہی زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ اس کی سند حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچتی ہے اور یہ بات حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی باریک بینی اور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ معانی قرآن پاک میں باری تعالیٰ کے نور سے صحیح غور وفکر کیا کرتے تھے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کی تصدیق بھی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے لیے فرمایا کہ اے اللہ اسے دین میں فقیہ بنا اور اسے تاویل سکھا"

(مسلم ص ۲۹۸ ج ۲ بخاری ص ۵۳۱ ج ۱)

کیونکہ کشتی کا وجود خشکی میں؟ اس کا نہ تو کوئی تصور کر سکتا تھا اور نہ اس وقت میں کوئی سمجھ دار شخص ایسی بات کہہ سکتا تھا لیکن حضرت ابنِ عباس رضی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے باریک پردے سے غیب کی طرف دیکھا اور یہ فرمادیا۔ جو بالکل مطابق حال اور واقع کے موافق ہے۔

دوسری آیت

والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ ویخلق مالاتعلمون۔

(پ ۱۴ سورہ النحل آیت ۸)

"اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے، اور وہ پیدا کریگا جس کی تمہیں خبر نہیں"۔

یعنی ایسی چیزیں جو سواری اور زینت دونوں کا فائدہ دیں اور سامان بھی اٹھائیں۔ جیسے کہ گھوڑے خچر اور گدھے سامان ڈھوتے ہیں۔ لہٰذا یہ آیت ان تمام چیزوں میں بالکل صریح ہے جو سامان لادتی ہیں۔ مثلاً ٹرک، بگی، موٹر ٹھیلا اور سائیکل وغیرہ۔

تیسری آیت

جو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

واذا العشار عطلت (سورہ التکویر آیت ۴)

اور جب جوان اونٹنیاں چھوٹی پھریں۔ آلا بنہ یعنی لوگ اونٹنیوں پر سفر کرنا اور ان کے ذریعہ سامان اٹھانا چھوڑ دیں۔ عشار دس ماہ کی اونٹنی کو کہتے ہیں جیسا کہ ثعلب اور دیگر آئمہ لغت نے کہا۔ ان پر سفر کرنا اور سامان اٹھانا اس لیے چھوڑ دیا گیا کہ اب موٹر کاریں اور ریل گاڑیاں وغیرہ پائی جارہی ہیں اور ان کے پائے جانے کے بعد کوئی شخص ایسا نہ دیکھا گیا جو اونٹ پر سفر کرتا ہو یا اپنا مال ان کے ذریعے کہیں بھیجتا ہو۔

مگر بہت کم یعنی شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے وہ بھی ان مقامات پر جہاں موٹر وغیرہ کا جانا دشوار ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ دیہاتی اور پیشہ ور لوگ جن کی گزر اوقات اونٹوں پر ہی تھی اس بات سے سخت پریشان ہو گئے کہ ان کے شہروں میں سڑکیں بنادی گئیں اور وہاں ٹریفک شروع ہو گئی جس کی وجہ سے انہیں اپنی روزی کمانا مشکل ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی زیادہ تصریح فرمائی۔ صحیح مسلم میں ہے

حدثنا قتیبہ بن سعید حدثنا لیث عن سعید بن ابی سعید عن عطاء بن میناء عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ واللہ لینزلن ابن مریم حکما عدلا، فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر، ولیضعن الجزیۃ ولتترکن القلاص فلا یسعی علیھا ص۳

(قلاص بالکسر جمع قلوص بالفتح کی ہے جس کے معنی جوان اونٹنی، تیز رفتار اونٹنی) ۲

(مسلم ص۸۷ ج ۱)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

بخدا ابن مریم، حاکم عادل ہو کر نزول فرمائیں گے تو صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ جزیہ کا قانون وضع کریں گے اور اونٹ کو چھوڑ دیا جائے گا۔ تو اس پر نہیں چلا جائے گا۔

(الحدیث)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول "ولتترکن القلاص فلا یسعی علیھا" اللہ تعالیٰ کے قول (واذا العشار عطلت) کی تعیین مراد ہے۔ یعنی سفر اور سفر اٹھانے کے لیے پہلے جو خدمت اونٹنی سے لی جاتی تھی وہ چھوڑ دی جائے گی۔

تو ان ریل گاڑیوں اور مختلف اقسام کی موٹر کاروں کی ایجاد دراصل قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قرب نزول کی علامت ہے کیونکہ آپ کے نزول کے وقت عالم ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ آج ہے کہ لوگ موٹروں سے کام لیتے ہیں اور اونٹ وغیرہ سے بے پرواہ ہیں۔ جیسا کہ آیت کریمہ اور حدیث شریف میں ہے۔

اس کی مزید وضاحت ان متعدد احادیث سے بھی ہوتی ہے جن میں دجال کا ذکر ہے۔ کہ وہ نزول عیسیٰ علیہ السلام سے قبل نکلے گا اور چالیس دن میں تمام روئے زمین کا چکر لگائے گا اس کا پہلا دن ایک سال کا ہوگا، دوسرا ایک مہینے کے برابر، تیسرا ایک ہفتے کے برابر اور باقی ایام عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ ان کا مجموعہ ایک سال اور اڑھائی مہینہ بنتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ قلیل مدت پوری زمین کے گرد گھومنے کے لیے کافی نہیں کہ وہ تمام شہروں اور دیہاتوں میں داخل ہو۔ سوائے اس کے کہ وہ مکہ، مدینہ اور بیت المقدس میں داخل نہیں ہوگا۔ ان کے دروازوں تک ضرور آئے گا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبہ شریف بھی دور سے دیکھے گا۔ آپ کا گنبد شریف آج بھی دور سے نظر آتا ہے۔ دجال کا اس گنبد کو دیکھ کر یہ کہنا کہ "ھذا مسجد ذالک الرجل" یہ ہی اس شخص کی مسجد ہے" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہ چھوڑے گا کہ جہاں داخل نہ ہو۔ باوجود یہ کہ دنیا میں اس کے ظہور کے بعد کی مدت جانوروں پر سفر کرنے کے لیے کافی نہیں ہوگی، جیسا کہ اس وقت تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث شریف ارشاد فرمائی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ دجال کا سفر اور دنیا کے اطراف میں گھومنا موجودہ سواریوں کے ذریعہ ہوگا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر مبارک پر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا:۔

"اے لوگو میں نے تمہیں ایسی خبر کے لیے جمع کیا ہے جو آسمان سے آئی ہے"۔ پھر آپ نے حدیث ذکر فرمائی اور اسی میں یہ ہے "وہ ایک کانا ہے جس کے لیے ساری دنیا چالیس روز میں لپیٹ دی جائے گی سوائے طیبہ کے، کہ مدینہ کے دروازوں میں سے ہر ایک دروازے پر ایک فرشتہ تلوار کھینچے کھڑا ہوگا جو اس کو روک دے گا اور اسی طرح مکہ مکرمہ میں" (ابو یعلیٰ) ابو یعلیٰ نے اس حدیث کو دو طریقوں سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی اصل صحیح میں اور وجوہ سے بھی آئی ہے مگر اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ تطوی لہ الارض فی اربعین یوما"۔ (چالیس دن میں زمین اس کے لیے لپیٹ دی جائے گی) صحیح مسلم میں نواس بن سمعان کی روایت سے دجال کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ صحابہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دجال کتنی مدت زمین میں ٹھہرے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا چالیس دن، ایک دن ایک سال کے برابر ایک دن مہینے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ برابر ہوگا باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دن جو ایک سال کے برابر ہوگا کیا اس دن میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی۔ فرمایا نہیں، اس کا اندازہ کر لینا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ زمین میں کس قدر تیز چلے گا؟ فرمایا اس بادل کی طرح جسے ہوا دھکا دیتی ہو۔ الحدیث (مسلم ص۴۰۱ ج ۲)

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دجال اپنے لشکر اور مددگاروں کیساتھ موٹر کاروں کے ذریعہ زمین پر بہت تیز چلے گا۔ نیز اس میں ہوائی جہاز کیطرف بھی اشارہ ہے۔ تطوی لہ کی روایت جو کہ حضرت جابرؓ کی حدیث میں ہے اس بات پر محمول کیجائے گی کہ دجال اپنے زمین کے سفر میں کاریں استعمال کرے گا اور حدیث کا وہ حصہ جس میں اسکے چلنے کو تیز بادل سے تشبیہ دی گئی ہے اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اپنے سفر میں ہوائی جہازوں کا استعمال بھی کرے گا کیوں کہ ہوائی جہاز ہی اس تیز بادل کے ساتھ پوری پوری مشابہت رکھتا ہے۔

اس کی مزید تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ لوگ حج کے بعد سے آپ کی تلاش میں مکہ سے مدینہ کا قصد کریں گے اور یوم عاشورا تک وہ آپ کی تلاش میں تین تین مرتبہ مکہ اور مدینہ کے درمیان بار بار آئیں گے حالانکہ حج سے فراغت کے بعد یوم عاشورا تک تقریباً پندرہ دن یا اس سے بھی کم ہوتے ہیں اور اتنی مدت میں مکہ اور مدینہ کا ایک ہی چکر ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ اور اس کے بعد موٹروں وغیرہ کے ایجاد ہونے تک مکہ سے مدینہ جانے کی مسافت اونٹ کے ذریعے تقریباً دس دن تھی اور اتنے ہی دن واپسی میں لگتے تھے تو کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی شخص مکہ سے مدینہ میں صرف پندرہ دن میں تین مرتبہ آئے اور جائے حالانکہ اس میں دو ماہ لگیں گے متقدمین علماء پر یہ بات مشکل ہو گئی کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ خصوصاً یہ کہ جو لوگ حرمین شریفین سے امام مہدی علیہ السلام کی تلاش میں نکلیں گے وہ آپ کو عاشورا کی رات پالیں گے اور پھر آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ بعض علماء نے یہ جواب دیا کہ یہ سب لوگ اصحاب خطوات اور اولیاء ہوں گے تو ممکن ہے کہ ان کے لیے زمین کی مسافت کم کر دی جائے۔

بعض علماء نے بحث و تمحیص کے بعد یہ جواب دیا کہ ممکن ہے یہ لوگ اونٹوں پر پانچ دن میں ہی مسافت طے کر لیں جیسا کہ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔ اگر اس کو ہم تسلیم کر لیں اور یہ کہیں کہ یہ لوگ بغیر کسی آرام کے پے در پے اتنی مشقت برداشت کر لیں گے تو بھی مسافت چالیس دن کی تو ہے نہیں کہ پینتیس دن رہ جائیں وہاں تو یہ مدت پندرہ دن سے بھی کم ہے واقعہ یہ ہے کہ یہ ساری باتیں اس کے خلاف ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ اس طرف تھا کہ ان ترقی یافتہ سواریوں کے ذریعہ یہ لوگ آرام سے ایک یا دو دن میں مکہ سے مدینہ آسکیں گے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ ان

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

ظاہر احمد خان مرحوم سابق قائد ضلع لاہور

کی یاد میں

(مکرم چوہدری نذر محمد صاحب نذیر لوسکی ریٹائرڈ سب انجینئر پاک۔ ریلوے)

پیارے ظاہر احمد خان مرحوم وجدا ہوئے چار سال ہو گیا ہے لیکن مرحوم اب بھی آنکھوں کے سامنے چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔

یہ عاجز ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۴ء تک روہڑی میں مقیم رہا۔ ان دنوں مرحوم میٹرک کر کے کالج میں داخل ہو چکے تھے۔ مرحوم کی گوناگوں صفات کی وجہ سے عاجز کو مرحوم سے بہت اُنس تھا۔ بچپن میں اور پھر جوانی میں سکول میں اور کالج میں ان کی قائدانہ صلاحیتیں ابھرتی دیکھیں۔ کم گو۔ شرم و حیا کا پتلا بہت صاف ستھرا لباس۔ نہایت چہرہ اخلاق فاضلہ کا مجسمہ۔ اپنے والدین کا بہت پیارا، فرماں بردار، پاکیزہ ظاہر و باطن۔ غرض یہ کہ بہت خوبیوں کا مالک، فدائی احمدی، جاں نثار مکرم عبدالاحد صاحب بھاگل پوری کی ساری اولاد میں سے سب سے پیارا بیٹا تھا۔ مکرم عبدالاحد صاحب نے اپنی کم مائیگی کی حالت میں اپنی ساری اولاد کو ان کے حسب منشاء تعلیم دلوائی۔ حالانکہ اس وقت موصوف کی صرف اور صرف ایک ہی جائداد اور آمدنی تھی وہ تھی توکل علی اللہ اور دعا۔ مرحوم اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اعلیٰ عہدہ پر فائز ہوا تو والدین کی مالی حالت سدھر گئی۔ اور خاندان کے دن عُسر سے یُسر میں تبدیل ہو گئے بفضلِ تعالیٰ مکرم عبدالاحد صاحب کی اور بھی اولاد ہے لیکن بقول فارسی مقولہ کہ

"بلبل صفت بچہ میگذارد یکے بلبل می شود"

مکرم موصوف کو بھی اپنے اس بیٹے سے بہت عشق تھا اور انہوں نے بہت اعلیٰ طریق پر مرحوم کی تربیت کی اور کس مپرسی کی حالت میں تعلیم دلوائی۔ مرحوم کی دینی اور دنیاوی ترقیات اپنے پیارے والدین کی دعاؤں کا ثمرہ تھا۔

مرحوم کو خلافت سے بہت عشق تھا اسی عشق کی بنا پر اس عاجز نے ایک دن دیکھا کہ ایک بہت خوبصورت سفید پگڑی پہنے ہوئے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے اپنی زندگی بھر کبھی پگڑی سر پر نہیں رکھی تھی۔ کہنے لگے میں اپنے پیارے آقا فضل عمر (اللہ ان سے راضی ہو) کی پگڑی کی نقل کر رہا ہوں۔ اور عجیب بات ہے کہ درمیانہ قد گورا اور گول چہرہ۔ سفید لباس کے ساتھ سفید پگڑی بہت بھلی معلوم دیتی تھی۔ اس عاجز نے مرحوم کو کبھی غمگین حالت میں نہیں دیکھا۔ ہر وقت مسکرانا اور حسن اخلاق سے پیش آنا۔ ادب کو ملحوظ خاطر رکھنا ان کا طریق تھا۔ ۱۹۶۴ء میں خاک رکا تبادلہ ہو گیا لیکن ہر سال جلسہ سالانہ پر ۱۹۶۹ء تک بہت کوشش اور جدوجہد کر کے ملنے کی راہ نکال لیتے۔ اپنے بچوں سے مرحوم کو اتنا پیار تھا کہ شاید ساری زندگی کا پیار تھوڑے عرصہ میں انہوں نے جمع کر لیا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک دن ایک ہوٹل میں چائے پی رہے تھے۔ میں بھی ساتھ تھا ایک بہت خوبصورت بچی بہت صحت مند اور پیاری بھولی بھالی صورت کی گود میں تھی۔ دوسرے احباب کی توجہ بھی اس گلاب جیسے ہنستے پھول کی طرف مبذول ہو گئی مجھے کہنے لگے کہ یہ بچی ہے بچہ نہیں ہے کیونکہ سب کا خیال تھا کہ گود میں بچہ اٹھایا ہوا ہے۔

ان کی وفات کے بعد ہر سال جلسہ سالانہ پر پیارے ظاہر مرحوم کو آنکھیں ڈھونڈتی ہیں لیکن وہ ملتا نہیں۔ مرحوم نے اپنے پیارے والدین کی غربت کو آسودگی میں تبدیل کر دیا۔ اور عاجز نے اس فقیرانہ زندگی بسر کرنے والے گھرانے کو بفضلہ تعالیٰ اچھا کھاتے پیتے بھی دیکھا اللہ تعالیٰ نے مرحوم کے والدین کے صبر۔ شکر۔ توکل اور استقلال کا پھل بہت جلدی عطا کر دیا کیونکہ مرحوم کی اطاعت والدین ایک مثالی رنگ رکھتی تھی۔

مرحوم کے بوڑھے والدین اور بیوہ جس کے چار بچے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے تمام احباب جماعت کی دعاؤں کے محتاج ہیں۔

والدین نے اپنے مولا کی رضا پر راضی رہنے کا نمونہ صبر کر کے خود دکھایا یہ بھی مثال ہے۔ عمر کے آخری حصے میں یہ بہت بڑا صدمہ ہے۔

پیارا ظاہر جو بچپن میں قائدانہ صلاحیتیں لے کر ابھرا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو عملی طور پر موت سے قبل ضلع لاہور کا قائد خدام الاحمدیہ بنا دیا۔ جذبہ خدمت اور صلاحیت رکھنے والا انسان اللہ تعالیٰ کے گھر سے خدمت کے مواقع ضرور حاصل کر لیتا ہے۔

ساری زندگی خدمت دین کرنے والا ظاہر مرحوم اللہ تعالیٰ کے پاس جانے لگا تو خدمت کے دوران ہی اللہ کو پیارا ہوا اور نوجوانوں کے لیے ایک مثال قائم کر گیا۔

روہڑی سیمنٹ ورکس میں مرحوم کے والد محترم عبدالاحد صاحب ایک چھوٹے درجہ کے ملازم کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔ لیکن مرحوم اپنے پیارے والدین کی دعاؤں اور احمدیت کی برکت سے سیمنٹ ورکس کا اسسٹنٹ منیجر کا عہدہ پا گیا۔ اور انہیں کی دعاؤں سے مٹی سے نکل کر سونا بن گیا اور نوجوان نسل کے لئے ایک مثال قائم کر گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور بوڑھے والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

درخواستِ دُعا

—• میری والدہ محترمہ کل بوجہ ہائی بلڈ پریشر شدید بیمار ہو گئیں۔ اب قدرے افاقہ ہے لیکن حالت تسلی بخش نہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی درازی عمر و صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شیخ نور الحق دارالعلوم ربوہ)

—• مکرم ظہیر احمد صاحب علوی نے دریا خاں مری ضلع نواب شاہ میں بطور کمیشن ایجنٹ نیا کاروبار شروع کیا ہوا ہے۔ احباب ان کے کاروبار کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

(نذیر احمد ریحان مربی سلسلہ نواب شاہ)

(بقیہ صفحہ ۴)

لوگوں کا پندرہ دن میں مکہ سے مدینہ منورہ تین تین مرتبہ آنا جانا ممکن ہے جیسا کہ آج کل ہے۔ خصوصاً اگر ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر کریں۔

اس کے علاوہ بہت سی احادیث متعلقہ مہدی، عیسیٰ و دجال میں یہ اشارہ ہے کہ موٹر کاریں اور ہوائی جہاز ایجاد ہوں گے اور لوگ ان پر سفر کریں گے۔

طبرانی کبیر میں مروی ہے وبسند رجالہ ثقات من حدیث ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا تقوم الساعۃ حتیٰ یتقارب الزمان وتتروی الارض زیتا۔ (طبرانی کبیر)

قیامت قائم ہونے سے قبل زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہو جائے گا۔ اور زمین سکڑ جائے گی۔ یعنی لپیٹ دی جائے گی اور بعض بعض سے مل جائے گی۔

اور صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یتقارب الزمان و ینقص العلم وفی روایۃ "العمل" ویلقی الشح ویکثر الھرج۔

(الحدیث) (البخاری ص۱۰۴۴ جلد ۲)

زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائے گا، علم کم ہو جائے گا اور ایک روایت میں عمل ہے اور بخل پایا جائے گا اور فتنہ و فساد خونریزی میں کثرت ہو گی۔

(جاری ہے)

تحریکِ جدید اور مجالس انصار اللہ کی ذمہ داری

— تمام انصار توجہ کریں —

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے وعدہ کا حصول اور پھر ان کی سو فیصد وصولی کا مجالس انصار اللہ کو دفتر دوم کی حد تک ذمہ دار ٹھہرایا ہوا ہے۔ تحریک جدید کے مالی سال کے ختم ہونے میں اب صرف دو ماہ کا قلیل عرصہ رہ گیا ہے۔

عہدیداران انصار اللہ بھرپور کوشش کریں کہ —

—• اول۔ تمام انصار اور ان کے عزیز و اقارب تحریک۔ جدید میں شامل ہوں

—• دوم:۔ پھر اپنے وعدہ جات کی ستمبر اور اکتوبر میں سو فیصدی ادائیگی کر دیں۔

—• سوم۔ اپنی مساعی سے مرکز کو مطلع کریں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

حکومت ضلع راجن پور میں بندوبست اراضیات کا کام شروع کر رہی ہے۔ بعض مواضعات میں اشتمال اراضیات کا کام بھی ہوگا۔ لہٰذا ایسے جملہ احباب جن کی اراضی ضلع ہذا میں واقع ہے وہ اپنی اراضیات کی تفصیل سے مطلع کریں تاکہ ان کے حقوق کی نگہداشت کی جا سکے۔ اسی طرح سینٹرل گورنمنٹ ضلع ہذا میں واقع اپنی بعض اراضیات بذریعہ نیلام عام فروخت کرنے کا کام شروع کر چکی ہے۔ اگر کوئی دوست ایسی اراضیات خریدنا چاہتے ہوں تو وہ تفصیلات کے لیے اس عاجز سے رابطہ قائم فرمائیں۔ جس کے لیے غور تشریف لائیں۔

(میاں اقبال احمد۔ ایم اے۔ ایڈووکیٹ۔ راجن پور)

نمایاں کامیابی و درخواست دُعا

میرے بیٹے عزیزم ناصر علی قمر نے امسال ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کر کے ڈگری حاصل کر لی ہے اسی طرح عزیزم نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اسلام آباد بورڈ سے ایف اے کے امتحان میں آرٹس گروپ میں طلباء میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔
جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ عزیزان کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(اقبال بیگم اہلیہ ماسٹر غلام رسول نور ہسپتال النور سوسائٹی کراچی)

ضروری اعلان برائے امرائے اضلاع و ضلعی صدر صاحبات

بابت چندہ جات

تمام امرائے اضلاع و ضلعی صدر صاحبات کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن لجنات کے چندہ جات ان کے پاس جمع ہیں۔ براہ کرم ۳۰ ستمبر تک ان کو مرکز میں براہ راست دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تاکہ ان رقوم کو اس سال کے حساب میں شمار کیا جا سکے۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ اہلیہ ملک عمر حیات مجوکہ صدر جماعت احمدیہ احمد آباد جنوبی ۲۱ اگست کی شام بعد نماز عشاء دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
والدہ مرحومہ نہایت منتظم، باسلیقہ، ملنسار، غریب پرور اور اعلیٰ درجہ کی مہمان نواز تھیں۔
احباب جماعت اور خاندانِ حضرت اقدس سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(منور حیات مجوکہ ابن عمر حیات مجوکہ احمد آباد جنوبی ضلع خوشاب)

ہفتہ وصولی وقفِ جدید

دفتر اطفال

(۴ اکتوبر تا ۱۱ اکتوبر)

جس میں:- • زیادہ سے زیادہ ننھے مجاہدین ننھی مجاہدات بنا کر ان کے نام و پتہ جات سے مرکز کو مطلع کیا جائے۔
• ٹارگٹ کے حصول کی پوری کوشش کی جائے۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

نماز کی اصل حقیقت پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود (فداہ سلسلہ عالیہ احمدیہ و اللہ کی سلامتی ہو آپ پر) نے نماز کی اصل حقیقت پر بہت بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالی ہے۔ ذیل میں ہم حضرت اقدس کا ایک اہم ارشاد ہدیۂ قارئین کرتے ہیں تاکہ نماز کی اصل حقیقت واضح ہو سکے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"نماز کیا ہے؟ یہ ایک دُعا ہے جس میں پورا درد اور سوزش ہو اسی لئے اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ کیونکہ سوزش اور حرقت اور درد سے طلب کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بداراد وں اور بُرے جذبات کو اندر سے دور کرے اور پاک محبت اس کی جگہ اپنے فیض عام کے ماتحت پیدا کر دے۔

صلوٰۃ کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دُعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ سوزش، رقت اور درد ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ کسی دُعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔ دعا مانگنا ایک مشکل امر ہے..... دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرت احدیت کے آستانے پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے۔ پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دعا قبول ہوگی۔

نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے اور اس کی حقیقت صرف اتنا ہی جانتے ہیں کہ رسمی طور پر قیام، رکوع، سجود کر لیا اور چند فقرے طوطے کی طرح رٹ لئے خواہ سمجھیں یا نہ سمجھیں.....

یقیناً یاد رکھو کہ ہمیں اور ہر ایک طالبِ حق کو نماز ایسی نعمت کے ہوتے ہوئے کسی اور بدعت کی ضرورت نہیں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی تکلیف یا ابتلاء کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور ہمارا اپنا اور ان راستبازوں کا جو پہلے گزرے ہیں ان سب کا تجربہ یہ ہے کہ نماز سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔ جب انسان قیام کرتا ہے تو وہ ایک ادب کا طریق اختیار کرتا ہے۔ ایک غلام جب اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ پھر رکوع بھی ادب ہے جو قیام سے بڑھ کر ہے اور سجدہ ادب کا انتہائی مقام ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو فنا کی حالت میں ڈال دیتا ہے اس وقت سجدہ میں گر پڑتا ہے..... اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اس عالم سے حصہ نہ رکھتا ہو جہاں سے نماز آتی ہے تب تک انسان کے ہاتھ میں کچھ نہیں..... نماز جامع حسنات ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم ۱۹۸۴ء

تمام زعماء مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکزی امتحان سہ ماہی سوم مندرجہ ذیل نصاب کے مطابق ستمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا زیادہ سے زیادہ انصار کو امتحان میں شریک کیا جائے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۵ ربع دوم
۲۔ کتاب الفاخ قدسیہ از ص۹۹ تا ص۱۴۴
۳۔ کتاب بنیادی نصاب از ص۱۳۳ تا ص آخر نیا ایڈیشن

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سٹینو ٹائپسٹ سٹینوگرافر کا کورس مکمل کر کے وطنِ عزیز کی خدمت کیجئے! (مہتمم صنعت و تجارت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۶۰۲

میں آمنہ طیبہ بنت صوفی نذیر احمد صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت ۲۰/۲/۶۲ ساکن کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد فی الحال کوئی نہیں اس وقت مجھے پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ

صوفیہ افتخار صاحبہ محلہ ناصر آباد مکان نمبر ۶۲ ربوہ

گواہ شد نمبر ۱۔ حامد کریم محمود صاحب معرفت حدیقۃ المبشرین ربوہ ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد افتخار احمد صاحب والد موصیہ

مسل نمبر ۲۵۶۰۴

میں نعیم احمد بشیر سروعہ ولد چوہدری بشیر احمد صاحب سروعہ قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال ۵ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

۱۔ کلائی گھڑی مالیتی ۲۵/- روپے

۲۔ دوسری کلائی گھڑی مالیتی ۹۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۔۔ روپے سالانہ آمدازجائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد

نعیم احمد سروعہ ولد چوہدری بشیر احمد سروعہ

مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ سے منظور فرمائی جائے

الامۃ

صوفیہ افتخار صاحبہ محلہ ناصر آباد مکان نمبر ۶۲ ربوہ

گواہ شد نمبر ۱۔ حامد کریم محمود صاحب معرفت حدیقۃ المبشرین ربوہ ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد افتخار احمد صاحب والد موصیہ

مسل نمبر ۲۵۶۰۴

میں نعیم احمد بشیر سروعہ ولد چوہدری بشیر احمد صاحب سروعہ قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال ۵ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

۱۔ کلائی گھڑی مالیتی ۲۵/- روپے

۲۔ دوسری کلائی گھڑی مالیتی ۹۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۔۔ روپے سالانہ آمدازجائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ

صوفیہ افتخار صاحبہ محلہ ناصر آباد مکان نمبر ۶۲ ربوہ

گواہ شد نمبر ۱۔ حامد کریم محمود صاحب معرفت حدیقۃ المبشرین ربوہ ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد افتخار احمد صاحب والد موصیہ

مسل نمبر ۲۵۶۰۳

میں صوفیہ افتخار بنت چوہدری محمد افتخار احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۶/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد فی الحال کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے تیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع

مکان نمبر ۲/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد نمبر ۱۔ محمد صدیق صاحب ولد چوہدری مولا بخش صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت وسطی ربوہ مکان ۳۳/۱۷

گواہ شد نمبر ۲۔ مرزا عبدالسمیع صاحب ولد مرزا عبدالکریم

وصیت نمبر ۱۱۴۳۵

مسل نمبر ۲۵۶۰۵

میں سیدہ ناصرہ ناہید صاحبہ زوجہ منیر احمد جاوید قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۳۱۸ دارالصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۷/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ Rs ۶،۰۰۰/۰۰

۲۔ زیورات طلائی ۵ تولہ ۲ رتی جن میں سے ۴ تولے حضور انور کی خدمت میں پیش کردیئے ہیں اور اب میرے پاس ایک جوڑی کانٹے اور ایک عدد انگوٹھی وزنی ایک تولہ تین رتی ہے۔

۳۔ سلائی مشین مالیتی ۵۷۵/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ ۔ سیدہ ناصرہ ناہید صاحبہ زوجہ منیر احمد جاوید کوارٹر نمبر ۱۴۶ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱۔ صوفی نذیر احمد وصیت نمبر ۱۰۰۹۱ سیکرٹری مال دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۲۔ منیر احمد جاوید خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۲۶۵۲

مسل نمبر ۲۵۶۰۶

میں امۃ المنان زوجہ عبدالحفیظ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲۸/۹-ل ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۷/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ پلاٹ برقبہ ۹ مرلے واقع حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ مالیتی Rs ۱۲،۰۰۰/۰۰

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم مبلغ Rs ۶۰۰/-

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ ۔ امۃ المنان زوجہ عبدالحفیظ چک ۱۲۸/۹-ل ضلع ساہیوال

گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالحفیظ خاوند موصیہ

گواہ شد نمبر ۲۔ محمد طفیل چک ۱۲۸/۹-ل وصیت نمبر ۱۵۱۱۲

درخواست ہائے دعا

۔ ● میرے چھوٹے بھائی میجر سعید احمد صاحب کی اہلیہ کراچی میں بعارضہ یرقان بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (نسیم احمد ولد چوہدری محمد لوٹا رحمت بازار ربوہ)

۔ ● عزیزم عمر وقاص بعمر ۲½ سال ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔

(محمد اشرف دارالرحمت شرقی ربوہ)

۔ ● میری بیٹی ریحانہ محمود عمر ۸ ماہ کی بائیں ٹانگ میں دو جگہ فریکچر ہوگیا ہے اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔

(ملک خالد محمود۔ المحمود برٹش ایرویز ربوہ)

۔ ● خاکسار کے خسر محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب اور خوشدامن صاحبہ علیل ہیں۔

(عبدالباری شاہد دارالنصر غربی ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

احباب جماعت توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت ۱۹۸۴ء میں مجوزہ قواعد وصیت پیش ہوئے تھے جو بعض ترامیم کے ساتھ منظور کر لئے گئے تھے۔ مندرجہ ذیل امور کے بارہ میں حضور اقدس نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ نظر ثانی کمیٹی (سٹینڈنگ کمیٹی) کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت دوران سال مزید غور کریں اور اپنے مشورے مرکز کو بھجوائیں۔

حضور اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت ۱۵ اکتوبر تک اپنی آراء سیکرٹری کمیٹی نظر ثانی قواعد وصیت کو بھجوا دیں تاکہ کمیٹی ان تجاویز کو مسائل پر غور کرتے وقت اپنے مدنظر رکھے۔ امید ہے احباب اس طرف توجہ فرمائیں گے اور اپنی آراء معین شکل میں جلد ارسال کریں گے۔

۱۔ ہاؤس رینٹ الاؤنس وغیرہ (آمد سے استثناء کے سلسلہ میں)

ہاؤس رینٹ کی متعدد صورتیں ہیں بعض پرائیویٹ اور نیم سرکاری ادارے اور کمپنیاں اپنے ملازمین کو فرنشڈ (FURNISHED) رہائش مہیا کرتی ہیں اور کرایہ کے لئے کچھ نقد رقم نہیں دیتے۔ بعض ادارے ایک معین رقم بطور کرایہ الاؤنس کے دیتے ہیں اور وہ عملاً کرائے پر ہی صرف ہو جاتا ہے۔ بعض ادارے تنخواہ کا ایک معین فی صد بطور کرایہ الاؤنس کے دیتے ہیں اور وہ کرایہ پر اٹھ جانے والی رقم سے عموماً کم ہوتا ہے۔ بعض کیسز (CASES) ایسے ہیں کہ ملازم کا اپنا ذاتی مکان ہے اور وہ اپنے محکمہ سے کرایہ الاؤنس وصول کرتا ہے۔

یہ مسئلہ اس بات کا متقاضی ہے۔ کہ ایسا جامع اور مانع قاعدہ تجویز کیا جائے جو ہر شخص کو مطمئن کر دے۔ کہ اس کے ساتھ قربانی کے معیار کے لحاظ سے یکساں سلوک ہو رہا ہے۔ وصیت کے اغراض کی خاطر ایسا قاعدہ بنایا جانا مقصود ہے۔ کہ جو تکلیف مالا یطاق نہ ہو اور قربانی کی وہ روح بھی قائم رہے جو حضرت مسیح موعود قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس مختلف النوع الجھے ہوئے مسئلہ کی صورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ان دونوں اصولوں کو ملحوظ رکھ کر احباب جماعت غور فرما کر اپنا مشورہ معین صورت میں بھجوائیں۔ تاکہ کوئی حتمی قاعدہ بنایا جا سکے۔

۲۔ ایسے موصیان جن کا صرف ایک مکان ہو اور وہ خود اس میں رہائش پذیر ہوں ان کے لیے سہولت کی کوئی صورت پیدا کی جانی مقصود ہے۔

محدود آمد والے موصی صاحبان جو خود اپنے ذاتی مکان میں رہتے ہیں اور ان کی کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ ان کیلئے اپنی آمد میں سے اقساط ادا کرنا مشکل امر ہے احباب جماعت اس کا کوئی ایسا حل تجویز فرمائیں کہ نظام وصیت جس کو حضرت مسیح موعود نے رسالہ الوصیت میں بیان فرمایا ہے۔ اس کی روح کو مجروح کیے بغیر ایسے موصی کے لیے سہولت کی کوئی صورت نکل سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی برائے قواعد وصیت نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

- ولادت -

● - خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے برادرم نذر محمد خان معتمد خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ کو چوتھی بچی سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ کا نام "آنسہ ناز شمس" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم غلام محمد خان صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ دارالحمد کی پوتی اور محترم شریف احمد خان صاحب صدر جماعت حلقہ دارالحمد کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی زندگی سے نوازے۔ نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (خاکسار انور ندیم علوی قائد ضلع خدام الاحمدیہ نواب شاہ سندھ)

اعلان برائے انتخاب صدر و نائب صدر موصیان

جملہ ایسی جماعتہائے احمدیہ جہاں پر مجالس موصیان قائم ہیں کے امراء صدر صاحبان کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر و نائب صدر موصیان کی منظوری کی میعاد ۳۰/۶/۸۴ کو ختم ہو گئی ہے۔ لہٰذا فوری طور پر صدر و نائب صدر موصیان کا مندرجہ ذیل قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیا جائے۔

۱۔ جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں مجلس قائم کی جائے۔

۲۔ انتخاب کے لئے کورم سو فیصد ہے صرف بیمار اور مسافر اور معذور کا استثناء ہوگا۔

۳۔ مجلس موصیان کا صدر منتخب کر کے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اطلاع دیں۔

۴۔ حضور کی منظوری کے بعد صدر مجلس موصیان مقامی مجلس عاملہ کا رکن بھی قرار پائے گا۔ منظوری کی مجلس موصیات کی صدر نائب صدر کہلائیں گی۔ ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی۔ تاکہ حضور کے پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

۵۔ قیام مجلس موصیان اور انتخاب صدر کے لئے جماعتوں کے صدر صاحبان اور امراء صاحبان اضلاع اور مربیان سلسلہ ذمہ دار ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تین ماہ میں یہ انتخابات مکمل ہو جانے چاہئیں۔

۶۔ اس سلسلہ میں مزید کارروائی اور ریکارڈ بہشتی مقبرہ کے ذریعہ ہوگی۔

(ناظر اعلیٰ)

ملازمت کے خواہشمند متوجہ ہوں

جماعت احمدیہ اسلام آباد کو دو تین ایسے قابل اعتماد۔ دیانتدار۔ مخلص اور محنتی آدمیوں کی ضرورت ہے جو بیت الذکر میں بطور خادم اور بیت الفضل میں بطور چوکیدار کام کر سکیں۔ انفرادی رہائش کا انتظام ہوگا۔ ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں متعلقہ امیر یا صدر جماعت احمدیہ کے ذریعہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔ درخواستوں میں سابقہ تجربہ (یا اگر سابق فوجی ہوں) عمر۔ ولدیت۔ صحت اور تعلیم کے کوائف لازماً درج کئے جائیں۔ بیت الذکر کا خادم مقامی جماعت اور بیت الفضل کے لئے چوکیدار صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق تنخواہ کے حقدار ہوں گے۔ جملہ درخواستیں ۲۵ ستمبر ۱۹۸۴ء تک بھجوا دی جائیں۔

(محمد علیم الدین بنگلہ ۷ سٹریٹ ۱۲۔ شالیمار ۲½ اسلام آباد)

لندن، نیویارک، پیرس
ناروے، سویڈن، ڈنمارک
غرض دنیا کے کسی بھی ملک کے
لیے ٹکٹ اور بکنگ کے لیے
ہماری خدمات حاضر ہیں۔
انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی ہر خدمت اور
بہتر سہولت کے متمنی۔
المحمود ٹریولز (رجسٹرڈ)
گورنمنٹ لائسنس ۵۶۴
فون ۴۹۳
اقصیٰ روڈ ربوہ

خوشخبری
نئے موسم کے مطابق نئے کپڑے کا سٹاک آگیا۔ کراچی، لاہور اور فیصل آباد کی ملز کا تیار کردہ دیدہ زیب، پائیدار اور اعلیٰ ملبوسات
کا مرکز الکریم کلاتھ ہاؤس
کی جانب سے انصاف کی سٹریل پرنٹ، رم جھم پرنٹ، سلور جوبلی پرنٹ، ایلن پرنٹ پیچنگ سوٹ کے علاوہ ہر قسم کے کپڑے پر۔
خصوصی سیل شروع ہے
منجانب
الکریم کلاتھ ہاؤس انیس مارکیٹ
اقصیٰ روڈ — ربوہ